

خطبہ (۱۷۹)

حضرت نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو سپاہ کوفہ کی ایک جماعت مل کی خبر لانے بیٹھے بھیجا جو خارجیوں سے منضم ہونے کا تھیہ کئے پیشی تھی، لیکن حضرت سے غافل تھی۔ چنانچہ جب وہ شخص پلٹ کر آیا تو آپ نے دریافت کیا کہ: کیا وہ مطمئن ہو کر ٹھہر گئے ہیں یا اکزوری و بزدی دکھاتے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا: یا امیر المؤمنین وہ تو چلے گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

انہیں قوم شہود کی طرح خدا کی رحمت سے دوری ہوا!
دیکھنا جب نیزول کے رخ ان کی طرف سیدھے ہوں گے اور
تماروں کے واران کی کھوپڑیوں پر پڑیں گے تو اپنے کئے پر
پچھتا نہیں گے۔ آج تو شیطان نے انہیں تتر کر دیا ہے
اور کل ان سے اظہار بیزاری کرتا ہوا ان سے الگ ہو جائے گا۔
ان کا بدایت سے نکل جانا، گمراہی و ضلالت میں جا پڑنا، حق سے
منہ پھیر لینا اور ضلالتوں میں منہ زوریاں دکھانا ہی ان کے
(مستحق عذاب) ہونے کیلئے کافی ہے۔

--☆☆--

(۱۷۹) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

وَقَدْ أَرْسَلَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَعْلَمُ لَهُ
عِلْمٌ أَخْوَالٍ قَوْمٍ مِنْ جُنْدِ الْكُوفَةِ قَدْ
هُمُوا بِاللَّحَاقِ بِالْخَوَارِجِ، وَكَانُوا عَلَى حُوْفِ مِنْهُ
عَلَيْهِ لَهُ، فَلَمَّا عَادَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ قَالَ لَهُ: أَأَمْنُوا
فَقَطَنُوا، أَمْ جَبَنُوا فَظَعَنُوا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ:
بُلْ ظَعَنُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ عَلَيْهِ لَهُ
بُعْدًا لَهُمْ كَمَا بَعْدَتْ ثُمُودٌ، أَمَا
لَوْ أُشْرِعْتِ الْأَسْنَةُ إِلَيْهِمْ وَصُبَّتِ السُّيُوفُ
عَلَى هَامَاتِهِمْ، لَقَدْ نَدِمُوا عَلَى مَا كَانَ
مِنْهُمْ، إِنَّ الشَّيْطَانَ الْيَوْمَ قَدْ اسْتَفَلَهُمْ، وَ
هُوَ غَدَّا مُتَبَرِّئًا مِنْهُمْ، وَ مُتَخَلِّ عَنْهُمْ،
فَحَسْبُهُمْ بِخُرُوجِهِمْ مِنَ الْهُدَىِ، وَ
إِرْتِكَاسِهِمْ فِي الضَّلَالِ وَالْعُلُىِ، وَ صَدِّهِمْ
عَنِ الْحَقِّ، وَ جَهَاجِهِمْ فِي التَّيِّهِ.
-----☆☆-----

مط قبیلہ بنی ناجیہ کا ایک شخص ”خریت ابن راشد“ جگ صفین میں امیر المؤمنین علیہم السلام کے ساتھ شریک تھا، مگر تھیم کے بعد بغاوت پر اتر آیا اور تھیں آدمیوں کے ہمراہ حضرت کے سامنے آ کر کہنے لگا: «وَاللَّهِ! لَا أُطِيعُ أَمْرَكَ وَ لَا أَصِلُّ خَلْفَكَ وَ لَنِي غَدًا لَمْفَارِقُ لَكَ» ۔ خدا کی قسم! نہ میں آپ کا کوئی حکم مانوں گا، نہ آپ کے پیچھے نماز پڑھوں گا اور کل آپ سے الگ ہو جاؤں گا۔ جس پر حضرت نے فرمایا کہ: تمہیں پہلے اس تھیم کے وجوہ پر غور کرنا چاہیے اور اس سلسلہ میں مجھ سے بات چیت کرنا چاہیے، اگر تمہارا طینانہ نہ ہو تو پھر جو چاہو کرو۔ اس نے کہا کہ میں کل آؤں گا اور اس کے متعلق گفتگو کروں گا۔

حضرت نے فرمایا کہ: دیکھو یہاں سے جا کر دوسروں کے بہکانے میں نہ آ جانا اور کوئی دوسرا راستہ اختیار نہ کرنا، اگر تم سمجھنا چاہو گے تو میں تمہیں اس طیبی ہی راہ سے ہٹا کر شاہراہ پر ہڈایت پر لگا دوں گا۔ اس گفتگو کے بعد وہ واپس ہو گیا مگر اس کے تیوار اس امر کے غماز تھے کہ وہ بغاوت

پر تلاشیا ہے اور کسی طرح سمجھانے سے نہیں سمجھے گا۔ چنانچہ یہی ہوا کہ وہ معاملہ نہی کی بجائے اپنی بات پر آڑ گیا اور اپنی منزل پر پہنچ کر اپنے قبیلے والوں سے کہا کہ جب ہم نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے الگ ہونے کا تہیہ کر لیا ہے تو ان کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں اور ہمیں جو قدم اٹھانا ہے اٹھالینا چاہیے۔ اس موقع پر عبد اللہ بن قعین ازدی بھی ان کی ٹوہ لانے کیلئے ان کے ہاں پہنچ گئے۔ جب انہوں نے یہ رنگ دیکھا تو مدرک ابن ریان ناجی سے کہا کہ تم اسے سمجھاؤ اور اس بغوات کے تباہ کن تنازع سے آگاہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ اپنے پورے قبیلے کیلئے تباہی کا باعث بن جائے جس پر مدرک نے الطینان دلایا کہ اسے کوئی غلط قدم نہیں اٹھانے دیا جائے گا۔ چنانچہ عبد اللہ مطہن ہو کر واپس پلٹ آئے اور دوسرے دن امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام کیفیت سے آپ کو مطلع کیا۔ جس پر حضرتؐ نے فرمایا کہ: دیکھیں اس کے آنے پر کیا صورت ہوتی ہے۔ لیکن مقررہ وقت گزرنے کے بعد جب وہ آیا تو حضرتؐ نے عبد اللہ سے فرمایا کہ: تم جا کر دیکھو کہ کیا بات ہے اور اس تاخیر کا کیا سبب ہے؟ جب عبد اللہ وہاں پہنچ تو وہ سب جا پکے تھے۔ پلٹ کر امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آئے تو حضرتؐ نے اس موقع پر یہ کلام فرمایا۔

”خریت ابن راشد“ اور اس کی جماعت کا جو حشر ہوا وہ خطبہ نمبر ۲۲ کے تحت ذکر کیا جا چکا ہے۔

